بحث و نظر

علامہ اقبالؒ پر ایک بہتان

ملتان کے ایک ویکلی رسالے میں "ملّتِ بیضا پر عمرانی نظر ص ۳۸" کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ علامہ اقبال عورتوں کے برقعے پہننے کے حق میں نہیں تھے۔ میری تحقیق اس کے اُلٹ ہے۔ علامہ صاحب شرعی پردے کے زبردست حامی تھے۔ آخر وہ برقعے کے بغیر "پردے" کی کس شکل میں حمایت کرتے تھے؟ کیا علامہ صاحب کی بیوی، والدہ صاحبہ اور لڑکی برقعہ نہیں پہنا کرتی تھیں۔

علامہ اقبالؒ پردے کے پوری طرح قائل تھے اور جدید تہذیب نے بے پردگی اور عریانی کی جس فضا کو فروغ دیا ہے وہ ہر اعتبار سے اُسے ناپسند کرتے تھے۔ پردے کے بارے میں علامہ اقبالؒ کے خیالات کا اندازہ ان کے کلام نظم و نثر کو پڑھ کر بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ خصوصاً آخری اُردو مجموعۂ کلام "ضربِ کلیم" میں شامل ان کے بہت سے قطعات، مثلاً "خلوت" "عورت اور تعلیمِ جدید" اس باب میں ان کے نقطۂ نظر کو بخوبی واضح کرتے ہیں۔ "رموزِ بے خودی" کے باب ۲۴ اور ۲۵ میں علامہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو عورتوں کے لیے اسوۂ کامل قرار دیا ہے۔

۱۹۲۹ء میں جب علامہ اقبال اپنے معروف خطبات کے سلسلے میں مدراس تشریف لے گئے تو وہاں کی انجمن خواتینِ اسلام نے طبقۂ نسواں کی "مظلومیت" کا ذکر کرتے ہوئے

اپنے سپاس نامے میں عورتوں کے لیے "اسیرانِ قفس" کے الفاظ استعمال کیے۔ ان کا اشارہ پردے کی طرف تھا متذکرہ بالا سپاس نامے میں آزادیٔ نسواں کے سلسلے میں مصطفےٰ کمال پاشا کی "اصطلاحات" کا بھی ذکر تھا۔ جن کے نتیجے میں عورتوں کو "آزادی" نصیب ہوئی۔ علامہ اقبالؒ نے جوابی تقریر میں اسلام میں حیثیت نسواں کی وضاحت کرتے ہوئے پردے کو مسلم خواتین کے لیے ضروری قرار دیا اور پردے کے شرعی احکامات کی حکمت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے مصطفےٰ کمال کے طرزِ عمل کو غلط قرار دیا۔ اور کہا کہ آپ ترکی عورتوں کو تقلید کے لیے اپنا نمونہ نہ بنائیں۔ اور نہ مصطفےٰ کمال کی نام نہاد اصلاحات پر جائیں۔ کیوں کہ اپنی غلطیوں کو ترک خود آئندہ دس سالوں میں محسوس کریں گے۔ اس تقریر میں بھی علامہ نے خواتین مدراس کو حضرت فاطمۃ الزہرا کی تقلید کرنے کی تلقین کی۔ اُن کے الفاظ یہ تھے:

"مسلمان عورتوں کے لیے بہترین اسوہ حضرت فاطمۃ الزہرا ہیں۔ کامل عورت بننا ہو تو آپ کو فاطمۃ الزہرا کی زندگی پر غور کرنا چاہیے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی سعی کرنی چاہیے۔"

(گفتارِ اقبال ص ۸۳)

علامہ اقبال نے اپنی زندگی کے تقریباً چالیس سال لاہور بسر کیے، اس عرصے میں وہ لاہور کی سماجی تقاریب میں اکثر شریک ہوتے رہے۔ مگر ان کی بیویوں نے ہمیشہ خواتینِ خانہ ہی کی زندگی بسر کی۔ انہیں بارہا لاہور سے باہر جانا پڑا۔ تعلیم کے لیے یورپ کے تین سالہ قیام کے علاوہ دو بار گول میز کانفرنس میں شریک ہونے کے لیے انگلستان گئے، مگر گھر سے باہر وہ ہمیشہ تنہا ہی نکلے۔ کوئی ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی کہ ان کی بیوی بے پردہ ہو کر ان کے ساتھ "لیڈی اقبال" کی حیثیت سے کسی تقریب میں شریک ہوئی ہو۔